صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

جاں نثارانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از : شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر

جنگِ اُحد میں ستر صحابہ کرامؓ بڑی بے دردی کے ساتھ شہید کئے گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سعد بن ربیعؓ کے متعلق تحقیق کرو۔ کیا وہ زندہ ہے یا شہید ہو گیا ہے؟ ایک انصاریؓ نے یہ کہتے ہوئے اس کا ذمہ اٹھایا کہ میں اس کی تحقیق کر کے آپؐ کو مطلع کروں گا۔ چنانچہ وہ زخمیوں میں تلاش کرتے کرتے سعد بن ربیعؓ کے پاس جا پہنچے، دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ زخموں سے نڈھال ہو گئے ہیں، پوچھا کیا حال ہے؟ وہ فرمانے لگے بس آخرت کی تیاریوں میں، انصاریؓ بولے مجھے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے کہ تمہاری حالت سے آپؐ کو مطلع کروں، انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرا سلام کہنا اور :

وابلغ قومك عنی السلام	میری طرف سے قوم کو سلام پہنچا دینا اور
وقل لهم ان سعد بن الربیعؓ	یہ کہنا کہ سعد بن ربیعؓ کہتا ہے کہ اگر
یقول لكم انه لا عذر لكم	تم میں ایک متنفس بھی زندہ رہا اور
عند الله ان خلص الی	تمہاری موجودگی میں جناب رسول اللہ
نبیكم صلی الله علیه	صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی گزند اور
وسلم وفیكم عین	نقصان پہنچا تو عند اللہ تمہارا کوئی
تطرف [illegible]	عذر مسموع نہ ہوگا

یہ پیغام دینے کے بعد ہی ان کی روح مبارک قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

داد دیجیے اس عشق و محبت کی کہ زخموں سے بدن چور چور ہے اور وہ موت و حیات کی

کش مکش کے آخری لمحات میں مبتلا ہیں مگر اس حالت میں بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان عزیز کی کیسی اور کس قدر فکر ہے؟ اور حقیقت یہ ہے کہ جب دل میں عشق و محبت ہو تو ناممکن ہے کہ اس کا ظہور نہ ہو۔ کیا ہی خوب کہا گیا ہے کہ ؎

دل میں اگر حضور ہو سر تیرا خم ضرور ہو
جس کا نہ کچھ ظہور ہو عشق وہ عشق ہی نہیں

● حضرت عمرو بن الجموح انصاریؓ نے جو پاؤں سے کافی حد تک لنگڑے تھے (اعرج شدید العرج) جب جنگِ اُحد میں شریک ہونے کا ارادہ کیا تو ان کے چار جوان سال بیٹوں نے انہیں منع کیا اور کہا۔ ابا جان! آپ تو معذور اور لنگڑے ہیں، آپ پر جہاد فرض نہیں ہے لہذا آپ شریک نہ ہوں، لیکن انہوں نے باوجود اس شرعی اور طبعی عذر کے فریضۂ جہاد اور جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کو اپنے عذر پر ترجیح دی اور اپنے بیٹوں کی شکایت لے کر آپؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور یہ فرمایا کہ :۔

ان بنی یریدون ان یحبسونی	میرے بیٹے مجھے فریضۂ جہاد اور آپؐ
عن ھذا الوجہ والخروج	کے ساتھ نکلنے سے منع کرتے ہیں
معك فیہ فواللہ انی لارجو ان	حضرت بخدا میری تو یہ آرزو ہے کہ
اطأ بعرجتی ھذہ فی الجنۃ	میں اس لنگڑے پاؤں سے چل کر
(ابن ہشام ج ۲ ص ۹۰)	جنت میں پہنچ جاؤں۔

آپؐ نے فرمایا کہ تم تو معذور ہو۔ لیکن جب آپؐ نے ان کا شدید اصرار دیکھا تو ان کے بیٹوں سے فرمایا کہ اس کو منع نہ کرو۔ چنانچہ وہ شریکِ جہاد ہو کر راہ خداوند تعالیٰ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ؎

فنا فی اللہ کی تہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اُسے جینا نہیں آتا

● قبیلہ بنی دینار کی ایک حنیفہ کو جب یہ خبر پہنچی کہ غزوۂ اُحد میں تیرا باپ بھائی اور خاوند تینوں شہید ہو چکے ہیں وہ اس درد ناک خبر کو سنتی ہے مگر جوشِ عقیدت اور فرطِ محبت سے ہر بار یہ پوچھتی ہے کہ بتاؤ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں؟ بتانے والوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باخیریت ہیں مگر

اس نے والہانہ الفت سے سرشار ہو کر یہ کہا۔

اروینه حتی انظر الیہ	مجھے بتاؤ تاکہ میں اپنی آنکھوں سے
فاشیر لها الیہ حتی اذا	آپ کو دیکھ لوں جب اشارہ کرکے
رأته قالت کل مصیبة	آپؐ کی ذاتِ گرامی اسے دکھا دی گئی
بعدك جلل۔	اور اُس نے آنکھوں سے آپؐ کو دیکھ
(طبری صفحہ ۱۴۲۵ و ابن ہشام ۲ صفحہ ۹۹)	لیا تو کہنے لگی آپؐ کے ہوتے ہوئے
	سب مصیبتیں ہیچ ہیں۔

علامہ شبلیؒ نے اپنے الفاظ میں یہ واقعہ نقل کیا ہے اور بے ساختہ یہ شعر لکھا ہے کہ

میں بھی اور باپ بھی شوہر بھی برادر بھی فدا
اے شہِ دیں ترے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم

کاش کہ حضرت یسوع مسیح کے شاگرد اور حواری بزعمِ خود آسمانی باپ کے پیارے اور منجی بیٹے کے ساتھ آڑے وقت اس عفیفہ انصاریہ کی اس رافت و محبت کے عشرِ عشیر کا ہی اظہار کردیتے تو بھی ایک بات ہوتی مگر جو اثر عشقِ احمد محبتِ سردارِ عالم اور فرمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا ہو سکتا ہے وہ اور کہاں سے دستیاب اور نصیب ہو سکتا ہے؟ ے

بچھائے چشم و دل ارض و سمانے
جہاں پہنچا ہے فرمانِ محمدؐ

- حضرت طلحہ بن براءؓ کی جب وفات ہونے لگی تو انہوں نے یہ وصیت کی کہ اگر رات کے وقت میں مر جاؤں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز خبر نہ کرنا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میری وجہ سے آپ پر کوئی حادثہ گزر جائے کیونکہ یہود کی طرف سے سخت خطرہ ہے۔ (اصابہ فی تذکرۃ الصحابہؓ عن ابوداؤد و سیرت النبی ج ۱ صفحہ ۳۷۰)
- جنگِ اُحد میں جب کافروں نے ہر طرف سے یلغار کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا تو حضرت مصعب بن عمیرؓ (جو بالآخر اسی غزوہ میں شہید ہو گئے اور ان کو بقدر ضرورت کفن بھی میسر نہ آسکا۔ صرف ایک چھوٹی سی چادر تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اُن کے سر پر ڈالی گئی اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال کر کفن پورا کیا گیا۔ بخاری ج ۱ صفحہ ۱۷۰) اور امِّ عمارہ (نسیبہ بنت کعبؓ) نے سینہ سپر ہو کر پوری مدافعت کی اور جب عبداللہ بن قمیئہ